ان افکار اور مرضیات کو جمع کیا جائے جن کے حریم ناز میں قدم رکھتے ہی حنفی مقلدین کے بالخصوص پَر جلنے لگتے ہیں۔ تاکہ پاک و ہند کے حنفی سامریوں کے وعدوں کی قلعی کھل جائے اور جو "عجل" (بچھڑا) انہوں نے اپنی شعبدہ بازی کے زور سے گھڑ کر عوام کے سامنے لا کھڑا کیا ہے، وہ اس ضربِ کلیمی سے پاش پاش ہو جائے جو کتاب و سنت کے طور سے ابھرے اور مقلدانہ فسونِ سامری کو بے نقاب کر ڈالے۔

شعر و ادب

جناب عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

قرآں میں جو حرف ہے پیغامِ شفا ہے!

ہونٹوں پہ مرے ذکر ترا صبح و مسا ہے
اک یاد تری میرے ہر اک غم کی دوا ہے

جس میں تری الفت ہے وہ دل مجھکو دیا ہے
یہ تیری عنایت ہے، محبت ہے عطا ہے

سلطاں ہو، شہنشاہ ہو، مفلس ہو، گدا ہو
بندے ہیں یہ سب اُس کے وہی سب کا خدا ہے

اللہ کی عبادت ہی ہے رحمت کا خزینہ
اللہ کی عبادت ہی دل و جاں کی غذا ہے

جو کچھ بھی ہوا ہے یہی قسمت میں لکھا تھا
ہوگا بھی وہی جو تری قسمت میں لکھا ہے

جس حال میں تو خوش ہے اسی حال میں خوش ہوں
میری بھی رضا ہے وہی جو تیری رضا ہے

بیمار دلوں کے لیے ہے نسخۂ اکسیر
قرآں میں جو حرف ہے پیغامِ شفا ہے

جو ڈھونڈتا رہتا ہو ہر انساں کی بُرائی
انسانوں میں انساں وہ ہر انساں سے بُرا ہے

اللہ کی خلقت سے جو کرتا ہے بھلائی
اللہ کے نزدیک وہ انسان بھلا ہے

دُنیا میں کوئی شخص نہ دل اپنا لگائے
دُنیا میں کوئی شخص رہے گا نہ رہا ہے

سیلابِ الم، اور یہ طوفانِ حوادث
سب تیرے ہی اعمالِ قبیحہ کی سزا ہے

پائیں گے جو انعامِ سحر خیزئ پیہم
عاجز، وہ کسی شخص نے دیکھا نہ سنا ہے